ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر طارق جاوید

شعبہ اقبالیات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

ثقافت، تہذیب اور تمدن کے مباحث: تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Dr. Tariq Javed
Department of Iqbaliyat, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

Discussion on Culture, Civilization and Civic: Research And Critical Review

This paper endeavors to identify the culture, civilization civic and antique or archaic through a comparative study. To achieve this end, not only have the views of researchers and historians been consulted but the fundamentals and principles of linguistics and cultural study have also been taken into account. Our scholars have not displayed a seriousness in distinguishing between culture and civilization in their work prior to this dissertation. They treated culture and civilization synonymous to one another on occasions and sometimes denoted the two by using a single term for both. Some writers used culture and other civilization to describe the same phenomenon and no one tried to explain distinct domains of the two. The writers of this particular piece have removed the ambiguity of the two phenomenon by delineating the limits and boundaries of culture and civilization with the help of qualitative study and content analysis. The study identifies the following major differences among the culture, civilization and the antique, while culture is the part of a whole called civilization, the former is generally used in a limited sense and latter in expensive meanings. The journey of civic starts with culture and finally culminates after travelling through centuries in to civilization, when a natural catastrophe wipes civilization off the face earth, it leaves behind many evidences of its existence which are called artifacts or antiquates.

Key Words: *Culture, Civilazation, Journey, Evidences, Antique, Occasions.*

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ثقافت، تہذیب اور تمدن کیا ہیں؟ کیا یہ ایک ہی کیفیت کے تین مختلف نام ہیں یا سب کی علیحدہ اپنی کوئی حیثیت ہے؟ ثقافت کا تہذیب سے کیا تعلق ہے اور تہذیب کا تمدن سے کیا رشتہ ہے؟ تہذیب کس قدر وسیع ہے اور تمدن یا ثقافت کی حدود و قیود کیا ہیں؟ پہلے ثقافت بنتی ہے اور بعد میں وسعت پذیر ہو کر تہذیب کی شکل اختیار کرتی ہے یا تہذیب پہلے ہے اور ثقافت بعد میں۔ تہذیب اور ثقافت کے ساتھ ساتھ تمدن کس مقام پر ہم آہنگ ہوتا ہے۔ تمدن زمانوی اعتبار سے ثقافت اور تہذیب سے پہلے ہے یا بعد میں؟ ثقافت، تہذیب اور تمدن اپنے اپنے دائرہ اختیار میں رہتے ہیں یا ایک دوسرے میں مدغم ہیں مثلاً ثقافت ہی کو لیجیے، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ثقافت کی اصطلاح کے ساتھ ساتھ اس کی حدود و قیود میں بھی افراط و تفریط کا عنصر نمایاں ہے۔ ثقافت کو کبھی اس قدر محدود کر دیا جاتا ہے کہ ثقافت کا لفظ محض ناچنے گانے کے معنوں تک محدود ہو کر رہ جاتا ہے اور کبھی اس کو اتنا وسیع کر دیتے ہیں کہ موہوم باتیں بھی اس کے دائرہ اختیار میں شامل ہو جاتی ہیں جیسا کہ ڈاکٹر اختر عادل نے اپنی تصنیف "زبان اور ثقافت" میں زبانوں اور بولیوں کو بھی ثقافت کے زمرے میں شامل کیا ہے[۱] کبھی اس کا تعلق افراد کے ظاہری اعمال و عادات سے جوڑتے ہوئے اسے خارجیت کے مطالعے تک محدود کر دیا جاتا ہے اور کبھی داخلیت اور تمام ذہنی و فکری رویے اس کی بحث کا حصہ بنتے ہیں۔ اسی طرح انگریزی میں جو دو الفاظ Culture اور Civilization رائج ہیں۔ کیا وہ بھی ایک ہی معنوں میں مستعمل ہیں یا پھر ہر ایک کی اپنی حدود و قیود ہیں۔ لفظ "Culture" تہذیب، تمدن اور ثقافت میں سے کس لفظ کا صحیح مترادف ہے اور "Civilization" اُردو کی متذکرہ تینوں اصطلاحات میں سے کس کے زیادہ قریب ہے۔ متذکرہ سوالات تہذیب و تمدن کے طلباء کو پریشان کرتے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ تہذیب و ثقافت پر لکھنے والے نامور ادباء نے بھی ان ابہام کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ انھوں نے اس مسئلے کو در خور اعتنا ہی نہیں جانا۔ اب کچھ احباب نے اس مسئلے کی شدت کو جانا ہے اور اس کی نشان دہی کی ہے مگر اُن کا کام فقط نشان دہی تک محدود رہا۔ انھوں نے اس مسئلے کو سلجھانے کی کوشش نہیں کی مثلاً ایم خالد فیاض اپنے مقالے "پورا کلچر" میں لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں دانش وروں میں ابھی تک اتفاق رائے نہیں ہو سکا کہ لفظ کلچر کا کوئی ایک ترجمہ کیا جا سکے۔[۲] ان کے نزدیک ڈاکٹر جمیل جالبی، سبط حسن، سی اے قادر، ڈاکٹر وزیر آغا، انجم اعظمی، ڈاکٹر سیّد عبداللہ، ڈاکٹر سلیم اختر غرض ہر دانش ور نے کلچر کی علیحدہ علیحدہ تشریح کی ہے۔[۳] ایم خالد فیاض نے کلچر کے یہ مسائل بیان کرنے کے بعد اپنے پورے مقالے میں کہیں بھی یہ واضح نہیں کیا کہ کلچر اور سولائزیشن کا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

صحیح اُردو ترجمہ تمدن، ثقافت اور تہذیب میں سے کون سا ہے اور ان سب کا آپس میں رشتہ کیا ہے؟ تاہم ایم خالد فیاض اس لحاظ سے قابل تعریف ہیں کہ انھوں نے اس مسئلے کو مسئلہ تو جانا۔

تمدن، ثقافت اور تہذیب کا مسئلہ دو طرح سے درپیش ہے۔ پہلی سطح پر یہ وضاحت بہت ضروری ہے کہ انگریزی لفظ کلچر اور سولائزیشن کا صحیح اُردو ترجمہ کیا ہے؟ تمدن، ثقافت اور تہذیب میں سے کون سا لفظ کلچر اور کون سا سولائزیشن کے مترادف ہے۔ دوسری سطح پر یہ دیکھنا پڑے گا کہ تمدن، ثقافت اور تہذیب کا دائرہ اختیار کیا ہے؟ عربی، فارسی اور اُردو میں تمدن، ثقافت اور تہذیب کے معاملے میں جو ابہام پیدا ہوئے ہیں وہ در حقیقت ترجمے کی مجبوری کی پیداوار ہیں۔ انگریزی میں مستعمل لفظ "کلچر" اور سولائزیشن کا ترجمہ کرتے وقت کسی سائنٹفک اصول کی پیروی نہیں کی گئی بلکہ ہر کسی نے اپنی بساط اور مزاج کے مطابق ان کا ترجمہ کیا اور یہیں سے یہ مسئلہ مبہم ہونے لگا مثلاً بعض ناقدین اور محققین کے نزدیک ثقافت انگریزی لفظ کلچر کا مقبول ترین ترجمہ ہے جب کہ ڈاکٹر اعجاز احمد کے نزدیک کلچر کا مقبول ترین ترجمہ تہذیب ہے۔[۴] ڈاکٹر اعجاز احمد کی طرح سبط حسن بھی کلچر کا ترجمہ تہذیب کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ "انگریزی زبان میں تہذیب کے لیے "کلچر" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔[۵] مندرجہ بالا دونوں نظریات کے برعکس ڈاکٹر جمیل جالبی کے نزدیک کلچر کا لفظ ثقافت اور تہذیب دونوں کا احاطہ کرتا ہے۔ لکھتے ہیں:

> "میں نے لفظ تہذیب اور ثقافت کے معنی یک جا کر کے ان کے لیے ایک لفظ کلچر استعمال کیا ہے جس میں تہذیب اور ثقافت دونوں شامل ہیں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ کلچر ایک ایسا لفظ ہے جو زندگی کی ساری سرگرمیوں کو خواہ وہ ذہنی ہوں یا مادی، خارجی ہوں یا داخلی احاطہ کر لیتا ہے۔"[۶]

ڈاکٹر جمیل جالبی کی مانند پروفیسر رب نواز بھی ثقافت اور تہذیب دونوں کے لیے کلچر کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔[۷] پروفیسر ڈاکٹر علی حداد عادل کلچر کے لیے تمدن کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔[۸] ڈاکٹر سیّد عبد اللہ نے اس گنجلک اور ابہام سے بچنے کے لیے اپنی تصنیف "کلچر کا مسئلہ" میں اس کے لیے فقط انگریزی لفظ کلچر پر اکتفا کیا ہے اور ہر قسم کی اُردو اصطلاحات سے گریز کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

> "اگرچہ خود لفظ کلچر میں طرح طرح کے ابہامات موجود ہیں مگر ترجموں میں ابہامات اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ بنابریں میں نے اصل لفظ کلچر ہی اختیار کر لینا مناسب خیال کیا ہے۔"[۹]

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر سیّد عبد اللہ کی طرح افتخار جالب، ڈاکٹر سلیم اختر، آزاد کوثری اور ڈاکٹر ریحان اعظمی نے انگریزی لفظ کلچر کے اُردو ترجمے کی بجائے لفظ "کلچر" ہی استعمال کیا ہے۔اِسی طرح کی کئی مثالیں اور ہیں مگر اختصار کے پیشِ نظر انھی چند مثالوں پر اکتفا کیا جارہا ہے۔ متذکرہ ساری بحث کا ماحصل یہ ہے کہ ہمارے محققین وناقدین نے انگریزی لفظ "کلچر" اور "سولائزیشن" کی اُردو اصطلاحات میں احتیاط کا دامن نہیں پکڑا۔

انگریزی لفظ "کلچر" در حقیقت جرمن لفظ "Cultore" سے مشتق ہے جو Civilization یعنی بونا، جوتنا، تراشنا اور کاٹنا کے معنی میں مستعمل ہے۔ آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق "کلچر" لاطینی لفظ Cultura (کلچرا) سے مشتق ہے جس کے معنی Growing اور Cultivation کے ہیں۔ مراد بونا، ہل جوتنا، فصل یا اناج اُگانا۔ اس لغوی مفہوم کے پیشِ نظر کلچر ایسا عمل ہے جس میں کوئی چیز بوئی جاتی ہوگی۔ بونے کے لیے جگہ کی ضرورت بھی پڑتی ہوگی اور پھر اس کے نتیجے میں سر سبز وشاداب کھیتی اُگتی ہوگی۔ اس لغوی مفہوم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے پروفیسر رب نواز لکھتے ہیں:

> "انسانی زندگی جن بنیادی تصورات و نظریات پر اُستوار ہوتی ہے وہ بیج کا کام کرتے ہیں۔ انسانی دماغ اور اس کا ذہن حیاتِ انسانی میں جو رول (Role) ادا کرتا ہے وہ جگہ اور ذہن کا کام دیتا ہے اور ذہن و دماغ کی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے حیاتِ انسانی جو جیتا جاگتا کردار پیش کرتی ہے وہ برگ وبار کا کام دیتا ہے۔"(۱۰)

گویا کلچر خیالات و تصورات پر مبنی ایسے اعمال و افعال ہیں جو کسی قوم یا گروہ سے سرزد ہوتے ہیں اور اُن میں وحدت پائی جاتی ہے۔ کلچر کے معنی و مفاہیم اور خصائص کی رُو سے ماہرین لفظ کلچر کا صحیح ترجمہ "ثقافت" کرتے ہیں۔ اسی طرح انگریزی لفظ Civilization سولہویں صدی عیسوی میں فرنچ لفظ Civilise (Civilized) سے سامنے آیا جو کہ Civis (Citizen) اور Civitus (City) سے منسلک لاطینی لفظ Civilis (Civis) سے وجود میں آیا جس کے معنی مہذب اور تہذیب یافتہ کے ہیں۔(۱۱) کلچر کا عام اور سیدھا سادہ ترجمہ ثقافت اور سولائزیشن کا تہذیب ہے مگر مغالطہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب تہذیب یا ثقافت کا مفہوم عربی میں دیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثلاً القاموس الجدید میں ثقافت کے مندرجہ ذیل معنی رقم ہیں:

"ثقف"، "ثقفا"، "ثقافۃ"	مراد دانش مند ہونا، زیرک ہونا، دانا ہونا
"مثاقفہ"	تیغ بازی

"تثقیف" ذہنی تربیت کرنا، تعلیم یافتہ بنانا، کمی دور کرنا، مہذب کرنا، تہذیب یافتہ بنانا۔ (۱۱)

انھیں متذکرہ معنی کے پیشِ نظر ثقافت اور تہذیب کی سرحدیں قریب کر دی جاتی ہیں اور احباب انھیں مترادفات میں شامل کر لیتے ہیں ورنہ سیدھا سیدھا "Culture" کا ترجمہ ثقافت اور "Civilization" کا تہذیب ہے۔

کلچر اور سولائزیشن کی اُردو میں درست اصطلاحات کے بعد اگلا مرحلہ اُن کی حدود و قیود اور دائرہ اختیار کا ہے۔ بعض ماہرین کے نزدیک ثقافت محدود معنوں میں استعمال ہوتی ہے جب کہ تہذیب ثقافت کے بعد جنم لیتی ہے اور وسیع تر علاقے میں پھیلی ہوتی ہے۔ تمدن کا تعلق فقط شہری زندگی سے ہوتا ہے۔ تمدن کو جھونپڑوں، غاروں اور گاؤں کے ماحول سے چنداں سروکار نہیں۔ بعض ماہرین کے نزدیک تہذیب کی نسبت ثقافت وسیع تر معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اعتقادات و توہمات، رسوم و رواج، سماجی رشتے، فنونِ لطیف، لوک ادب، فلسفہ و حکمت غرض انسان سے متعلق سبھی علوم و فنون اور انداز و اطوار اس کی ذیل میں آتے ہیں۔ بعض کے نزدیک ثقافت اور تہذیب کی سرحدیں آپس میں ملتی ہیں۔ جتنی وسعت ثقافت کے اندر ہے اُتنی ہی وسعت اور جامعیت تہذیب میں ہے۔ بعض کے نزدیک اگرچہ ثقافت اور تہذیب کی حدود و قیود ایک جیسی ہیں مگر اُن میں ایک حدِ فاصل بھی قائم ہوتی ہے۔ مثلاً ڈاکٹر ارشد خانم تہذیب اور ثقافت میں فرق قائم کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

> "تہذیب وہ دوسرا لفظ ہے جو ثقافت کے ہم معنی تصور کیا جاتا ہے...... گویا لفظ ثقافت کا مفہوم ذہنی اور فطری صلاحیتوں پر محیط ہے اور تہذیب کا لفظ انداز و اطوار کی شائستگی اور پاکیزگی کو ظاہر کرتا ہے۔" (۱۲)

بعض ماہرین ثقافت اور تہذیب دونوں کو محدود خیال کرتے ہوئے تمدن کو ان پر ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک تمدن کا لفظ مدن سے نکلا ہے اور مدن کے معنی شہر کے ہیں۔ لہٰذا تمدنی زندگی کا آغاز شہری زندگی سے ہوتا ہے جب کہ ثقافت اور تہذیب غاروں، جھونپڑوں اور گاؤں سے شروع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا پہلے ثقافت اور تہذیب بنتی ہے اور بعد میں تمدنی دور شروع ہوتا ہے۔ یوں ثقافت اور تہذیب سے اگلا قدم تمدن کا ہے۔ ان کے نزدیک ثقافت رسوم و رواج، اخلاق و عادات، فنونِ لطیفہ اور لوک ادب تک محدود ہے جب کہ تمدن میں طرزِ بود و باش، سماجی رشتے، سماجی تعلقات، گھروں اور محلوں کی ساخت، ضروریات و احتیاجات غرض تمدنی زندگی میں وہ تمام اصول و ضوابط، قاعدے اور قوانین بھی شامل ہو جاتے ہیں جن کا تعلق شہری زندگی سے ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ریاض حسین ہمدانی بھی اسی نظریے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کے قائل ہیں۔ اُن کے نزدیک تمدنی زندگی، ثقافت اور تہذیب کے بعد شروع ہوتی ہے اور یہ ثقافت اور تہذیب کی نسبت وسیع تر معنوں میں لی جاتی ہے۔[۱۳] ان کے نظریے کے مطابق ثقافت اور تہذیب پہلے ہے اور تمدن بعد میں اور یہ تمدنی زندگی شہری زندگی سے شروع ہوتی ہے یعنی جب انسان باہم مل کر رہنا شروع ہو جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں انسان جب اکیلا غاروں یا جھونپڑوں میں رہتا ہے اُس سے تمدن کو کوئی سروکار نہیں۔ اُن کے نزدیک غاروں اور جھونپڑوں کا ابتدائی دور ثقافت سے سروکار رکھتا ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا فردِ واحد کا کوئی عمل ثقافت کہلا سکتا ہے؟ وہی رسوم ورواج اعتقادات و توہمات، اعمال و افعال ثقافت کہلائیں گے جو کسی گروہ یا معاشرے میں مشترکہ طور پر رائج ہوں۔ اِس کا سیدھا سا مطلب تو یہ ہوا کہ ثقافتی عمل شروع ہونے سے پہلے گروہ یا معاشرے کا قائم ہونا ضروری ہے اور گروہی زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعلق استوار کرنے اور چیزوں کے لین دین میں کوئی اصول و ضوابط، کوئی رِیت پریت، کوئی قاعدے قوانین مرتب ہوتے ہوں گے۔ یہی اُصول و ضوابط اور قاعدے قانون تمدن کہلاتے ہیں۔ گویا تمدنی زندگی ثقافتی زندگی سے کچھ پہلے یا ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے۔ تمدن، ثقافت سے جدا نہیں۔ تمدنی زندگی کو فقط شہری زندگی کے طور پر لینا درست نہیں بلکہ قصبات اور دیہات بھی اسی کی ذیل میں آتے ہیں۔ اِسی لیے تمدن میں شہر کی بات نہیں ہوتی بلکہ اُن لوگوں کی بات زیادہ ہوتی ہے جو باہم مل کر رہتے ہیں۔ پھر دوسرے یہ کہ شہر کی کوئی حتمی تعریف درست نہیں۔ ہم بہاول نگر کو شہر کہتے ہیں جب کہ لاہور اور کراچی والے اسے گاؤں تصور کرتے ہیں۔ تمدنی زندگی کے آغاز پر نظر دوڑائیں تو معلوم پڑتا ہے کہ انسان غار اور جنگل کی زندگی سے نکل کر جھونپڑے اور پھر کچے گھر بنا کر رہنے لگے۔ انسانی ضروریات واحتیاجات نے اسے دیگر انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کا درس سکھایا تو بستیاں آباد ہوئیں جو کہ ترقی یافتہ روپ میں شہروں کا درجہ اختیار کر گئیں۔ بستیاں اور شہر بسانے کے بعد وہ کس طرح مل جل کر رہے؟ طرزِ بود و باش کیسی تھی؟ اُن کے رہنے سہنے اور لینے دینے کے کیا طریقے رائج تھے؟ اُن کی سڑکیں اور گلیاں کیسی تھیں؟ اُن کے گھروں کی ساخت کیسی تھی؟ پانی کی نکاسی کے کیا انتظامات تھے؟ ذرائع آمد و رفت کیسی تھی؟ اناج کو محفوظ کرنے کے کیا انتظامات تھے؟ اُن کے زیر استعمال برتن کیسے تھے؟ غرض وہ سب کچھ جن کا تعلق گروہی زندگی سے ہے تمدن کی ذیل میں آتے ہیں۔ گویا تمدن اور ثقافت کا سفر ایک ساتھ ہی شروع ہوتا ہے۔ تمدن اور ثقافت اگرچہ ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا ہیں لیکن پھر بھی ایک خفیف سا فرق ضرور ہے۔ ثقافت درحقیقت افراد کے اُن متواتر داخلی و خارجی رویوں کا نام ہے جو موروثی نہیں بلکہ ماحول کی پیداوار ہوتے ہیں۔ ثقافت وہ طرزِ زندگی ہے جس میں قانونی جبر کے بغیر کم و

بیش سب افراد رضا کارانہ طور پر حصہ ڈالتے ہیں اور اس طرح زندگی میں یک رنگی اور تسلسل ہوتا ہے۔ ثقافت اُن مخصوص اقدار کا نام ہے جو مذہب یا قوم کی دین ہے اور جن کی نمو دنیائے آب و گل میں ہوتی ہے۔ ثقافت کسی گروہ کے وہ اعمال و افعال ہیں جن میں وحدت پائی جاتی ہے اور یہ کسی نظریہ زندگی سے پھوٹتے ہیں۔ ڈاکٹر داؤد رہبر کے نزدیک الہامی کتب سے ایمان بالغیب رنگ پکڑتا ہے اور اسی سے عقیدے بنتے ہیں۔ انسان کے ظاہری اعمال و افعال انھی عقائد کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ (۱۴) مختصر یہ کہ کسی قوم کے اعتقادات و توہمات، رسوم و رواج، علم و ادب، فلسفہ و حکمت، لوک داستانیں، قصّے، پہیلیاں، ضرب الامثال، لوک گیت، لوک ناچ، مشغلے، ناٹک، زبان، آلات و اوزار، پیداواری طریقے، سماجی رشتے، فنونِ لطیف، اخلاق و عادات، خاندانی تعلقات، ورزشیں، کھیل، وار تہوار، عرس، میلے ٹھیلے غرض وہ تمام مجموعی اعمال و افعال جو مذہب، قوم یا آباؤ اجداد کی دین ہیں ثقافت کہلاتے ہیں۔

ثقافت سے اگلا قدم تہذیب کا ہے۔ کسی معاشرے کی ثقافت کو جب صدیاں بیت جاتی ہیں تو اس میں ایک نکھار پیدا ہوتا ہے اور وہ دھلی ہوئی، صاف ستھری ثقافت جب کسی قوم یا خطے کی پہچان بن جاتی ہے تو تہذیب کا نام اختیار کر لیتی ہے یعنی جب اخلاق و عادات، رسوم و رواج کسی قوم کی رَگ وپے میں سرایت کر جاتے ہیں اور یک جان دو قالب کی صورت دکھائی دیتی ہے تو تہذیب کہلاتی ہے۔ تہذیب کا سفر صدیوں پر محیط ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کسی معاشرے میں پائی جانے والی اقدار کو عالمی سطح پر جان پہچان اور قبولیت کا عمل تہذیب کا عمل ہے۔ ثقافت کا دائرہ تہذیب کی نسبت محدود ہے۔ ثقافت کی سطح ایک موج کی ہے جب کہ تہذیب کی سطح وسیع و عریض دریا یا سمندر کی۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر وزیر آغا لکھتے ہیں:

> "کلچر کی سطح تموج اور جست کی سطح ہے جب کہ تہذیب کی سطح پھیلاؤ، جذب اور تقلید کی سطح ہے۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہر پہاڑی ندی فطری تموج کے تحت اپنے لیے ایک نیا راستہ تراشتی ہے۔ وہ چٹانوں کو توڑتے، درختوں کو گراتے اور پتھروں سے اُلجھتے ہوئے بڑھتے ہی چلی جاتی ہے اور پھر ایسی کئی ندیاں پہاڑی علاقے سے گزر کر میدان میں پہنچتی ہیں اور ایک وسیع دریا کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ پہاڑی ندیوں کا عمل کلچر کا عمل ہے۔ دریا کی کشادگی اور وسعت تہذیب کی صورت ہے۔" (۱۵)

ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ثقافت جز ہے اور تہذیب کل۔ کسی قوم کے اندر میلے ٹھیلے، وار تہوار، رسوم و رواج، اخلاق و عادات جیسے بہت سے عناصر یا اجزاء ہوتے ہیں۔ اِن عناصر کا علاحدہ علاحدہ بیان یا جائزہ ثقافت کی ذیل

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

میں آئے گا جب کہ ان تمام عناصر کی مجموعی منظم تصویر تہذیب کہلائے گی مثلاً اگر ہم ایک وسیع خطے یا ایک ملک کو گھر سے تشبیہ دیں تو گھر کے ہر کمرے کا علیحدہ علیحدہ ذکر کہ وہ کیسا ہے تنگ ہے یا کشادہ، ہوادار ہے یا نہیں، ثقافت کہلائے گا جب کہ اس گھر کی مکمل تصویر کہ وہ کس خصوصیت کا حامل ہے تہذیب کی ذیل میں آئے گا۔

ثقافت اور تہذیب کے اس فرق کو جاننے کے بعد سوال اُبھرتا ہے کہ آثار کیا ہیں اور باقیات کسے کہتے ہیں؟ کبھی جب ناگہانی آفت کے نتیجے میں کوئی تہذیب صفحہ ہستی سے مٹتی ہے تو وہ دنیا سے بالکل معدوم نہیں ہو جاتی بلکہ اپنے پیچھے کچھ نشانات چھوڑ جاتی ہے۔ جیسے مصر و یونان کی تہذیب، نینوا و بابل کی تہذیب، ہڑپہ اور موہنجو داڑو کی تہذیب اپنے پیچھے نشانات چھوڑ گئی ہے۔ ان مقامات کی کھدائی کے دوران کتبے، مورتیاں، ٹھیکریاں صلیبیں اور مختلف ڈھانچے برامد ہوئے ہیں۔ کھدائی کے دوران دستیاب ہونے والے یہ کتبے، ڈھانچے اور اسی نو کے دیگر نشانات "باقیات" یا "آثار" کہلاتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ اختر عادل، ڈاکٹر "زبان و ثقافت" عمران پبلشرز، لاہور ۱۹۸۵ء ص۱۸

۲۔ ایم خالد فیاض، "پورا کلچر"، مشمولہ "جدید نثر کے فکری اور تخلیقی رجحانات"، مرتبین: شوکت نعیم قادری اور سیّد عامر
سہیل، بیکن بکس، ملتان، ۲۰۰۲ء، ص:۴۷

۳۔ ایضا" ص: ۴۷

۴۔ اعجاز احمد، ڈاکٹر "ہمارا کلچر" العزیز پبلشرز، نیو دہلی ۱۹۷۴ ص ۸۱

۵۔ سبط حسن، "تہذیب کا ارتقا"، مکتبہ دانیال، کراچی، ۱۹۹۹ء، ص:۳۱

۶۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، "پاکستانی کلچر"، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۲۰۰۸، ص:۲۴

۷۔ رب نواز، پروفیسر، "اسلامی کلچر"، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۲ء، ص:۸۱

۸۔ غلام علی حداد عادل، پروفیسر، ڈاکٹر، "تمدن برہنگی اور برہنگیِ تمدن" مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء، ص:۹

۹۔ عبد اللہ، سیّد، ڈاکٹر، "کلچر کا مسئلہ"، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۱، ص:۵

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۱۰۔ رب نواز، پروفیسر، "اسلامی کلچر" ۱۱۳۱۱۱

۱۱......https://en.m.wikipedia.org>wiki>civili

۱۲۔ ارشد خانم، ڈاکٹر، "علامہ اقبال کے تصوراتِ فنونِ لطیف"، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان ۲۰۰۸ء، ص:۴۱

۱۳۔ ریاض حسین ہمدانی، ڈاکٹر، "اُردو ناول اور نو آبادیات"، مقالہ برائے پی ایچ ڈی اُردو، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۸ء، ص:۲۸ تا ۵۷

۱۴۔ داؤد رہبر، ڈاکٹر، "کلچر کے روحانی عناصر"، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص:۵۱

۱۵۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، "کلچر کے خد و خال"، مجلس ترقی ادب، لاہور ۲۰۰۹ء، ص:۵۱